اقتباس "از قادیانیت" ازعلامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

مترجم : مسعود الرحمان

مسلمان اور اہل قادیان

اکثر لوگ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان پائے جانے والے بنیادی اختلافات سے بالکل بے خبر ہیں 'کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے بنیادی عقائد اور اصول تو ایک جیسے ہیں بس ذرا طریق کار میں فرق ہے - حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں اور ان کے بے ضمیر حامیوں نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس غلط خیال کو عام کیا ہے - لہٰذا اس باب میں مسلمانوں اور ان کے دین کے ساتھ قادیانی رویے کا جائزہ لیتے ہوئے ان کا اصل اور بھیانک چہرہ بے نقاب کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس ناقابل تردید حقیقت کو بھی آشکارا کیا جائے گا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ ان کا "اسلامی بہروپ " اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے اور اس کی عالمگیر عظمت کو داغدار کرنے کا ایک بہانہ ہے -

یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیانی ' اسلام سے بہت دور ہیں کیونکہ ان کے عقائد اسلام کے بنیادی اصولوں سے بالکل الٹ ہیں - ان کا "اسلامی روپ " خفیہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے عیاری کا روپ ہے - کیونکہ وہ اسی طرح سے اپنے مذموم عزائم کو تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں - ان کی اپنی کتابوں کے بے شمار حوالہ جات اس بات کے شاہد ہیں کہ انہوں نے یہ تکلیف دہ اور مذموم عقائد محنت اور باریک بینی سے تیار کئے ہیں - مثال کے طور پر تمام قادیانیوں کو ' مسلمانوں کی نماز جنازہ ادا کرنے اور انہیں اپنے قبرستان میں دفن کرنے سے منع کیا گیا ہے - قادیانیوں کی کتابیں انہیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتیں کہ وہ مسلمانوں سے شادی وغیرہ کر سکیں - بلکہ انہیں اسی بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات استوار نہ کریں کیونکہ ان کے خیال میں مسلمان ایک دوسرے دین کے پیروکار ہیں جس کی وجہ سے وہ کافر اور ملحد ہیں -

دیکھ لیجئے ! ان سے بھی زیادہ کوئی جاہل اور گمراہ ہو سکتا ہے ! کہ جو لوگ خود کافر ہیں وہ دوسروں پر کفر کا الزام لگا رہے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں جو خود مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں مگر

دوسروں کو خود غرضی اور مکاری کا طعنہ دے رہے ہیں - ظاہر ہے کہ یہ لوگ اخلاقی و روحانی طور پر بالکل تباہ ہو چکے ہیں - یہ لوگ خود اسلام کی جڑیں کاٹنے پر تلے ہوئے ہیں اور محافظین اسلام پر غداری کا الزام لگائے بیٹھے ہیں -

قادیانی ازم اور اسلام میں پائے جانے والے اختلافات دیگر اسلامی فرقوں کے عام اختلافات کی طرح نہیں ہیں کیونکہ یہ تمام فرقے کسی بھی "اسلام دشمن قوت" کے خلاف غیر مشروط طور پر متحد ہو جاتے ہیں جبکہ قادیانی فرقہ خود کو ممتاز رکھنا چاہتا ہے جیسے وہ ہی اسلام کا محافظ ہے حالانکہ اس گروہ کے "آقاو مولا" اسلام کے خلاف گھناونی سازشیں کرتے رہے ہیں -

جھوٹی نبوت کا جھوٹا داعی غلام احمد قادیانی ان اختلافات پر اپنا نکتہ نظریوں پیش کرتا ہے کہ :

"جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ خدا اور اس کے رسول پر بھی ایمان نہیں رکھتا -" (حقیقۃ الوحی صفحہ 163)

اس کا بیٹا اور خلیفہ دوم خلیفہ احمد یوں رقم طراز ہے کہ :

لکھنؤ میں مجھے ایک آدمی ملا - اس نے مجھ سے سوال کیا کہ "کیا یہ صحیح ہے کہ جو لوگ قادیانی ازم پر ایمان نہیں رکھتے ' آپ انہیں کافر سمجھتے ہیں ؟ تو میں نے کہا " بالکل ہم ایسے لوگوں کو کافر سمجھتے ہیں - " وہ آدمی میرے اس جواب پر حیران رہ گیا (انوار خلافت صفحہ 92)

یہی خلیفہ دوم ایک جگہ اور گوہر افشانی کرتے ہیں کہ :

" ہم سے بار بار پوچھا جاتا ہے کہ ہم غیر قادیانی حضرات کو کافر کیوں سمجھتے ہیں ؟ ...... تو سن لیجئے ! اللہ تعالی نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ " جو شخص کسی ایک پیغمبر یا فرشتے اور قرآن پر ایمان نہیں لاتا " وہ کافر ہے - اسی لئے جو شخص غلام احمد کی نبوت کا انکار کرتا ہے اصل میں وہ قرآن کی آیت کا منکر ہوتا ہے اور چونکہ غیر احمدی بھی پیغمبوں میں فرق کرتے ہوئے بعض پر یقین رکھتے ہیں اور بعض پر نہیں اسی لئے ہم انہیں کافر سمجھتے ہیں - (الفضل

- 16 جون سنہ 1922)

اور اسی متنبی کا دوسرا بیٹا بشیر احمد بھی ایسے گھٹیا انداز میں اپنے تاثرات پیش کرتا ہے کہ جیسے وہ انڈیا کا خاکروب (جمعدار) ہو !

" وہ تمام لوگ جو موسیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے عیسیٰ کو نہیں مانتے یا جو عیسیٰ کو مانتے ہوں لیکن محمد پر ایمان نہیں رکھتے ' وہ کافر ہیں - اسی اصول کے تحت جو شخص غلام احمد پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے - یہ بات ہم خود نہیں کہتے کیونکہ قرآن خود اس بات پر شاہد ہے کہ " بے شک وہ کافر ہیں " (کلمہ الفصل)

قادیانی علماء میں سے ایک عالم اپنی کتاب " النبوہ فی الالہام " میں یوں رقم طراز ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت غلام احمد کو بتایا تھا کہ " وہ شخص جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمارا حکم مانتا ہے تو اس پر تمہاری پیروی اور تم پر ایمان لانا فرض کردیا گیا ہے وگرنہ وہ ہمارا محب نہیں بلکہ دشمن ہے ایسے لوگ ' جو تم سے متنفر ہیں اور خدائی حکم کو ماننے کی بجائے تمہیں نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں ' وہ اللہ کے ہاں سخت سزا کے مستحق ہیں اور ہم نے ایسے کافروں کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے جو کہ ایک گہرا گڑھا اور قید خانہ ہے " یہاں اللہ نے واضح کردیا ہے کہ جو شخص غلام احمد پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر اور جہنمی ہے - " (النبوہ فی الالہام صفحہ 40)

غلام احمد کا بیٹا ایک اور جگہ خلیفہ اول نور الدین کے الفاظ یوں نقل کرتا ہے کہ :

" غیر قادیانی حضرات اور مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے زمرے میں آتے ہیں کہ بے شک وہ کافر ہیں -" آگے وہ ان الفاظ کی یوں توضیح کرتا ہے کہ :

یہ کیسے ممکن ہے کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ کے منکر ہیں وہ تو کافر و ملعون ہوں لیکن غلام احمد کا منکر مسلمان ہی رہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " ہم اپنے پیغمبروں میں سے کسی سے بھی فرق روا نہیں رکھتے " لیکن اگر ہم دیکھیں تو غیر احمدی ایسا کرتے ہیں لہٰذا یہ ماننا ضروری ہے کہ غلام احمد کا منکر کافر ہے کیونکہ وہ ' غلام احمد کو پیغمبران اسلام کی فہرست میں شامل نہیں کرتے - " (کلمہ الفصل صفحہ ۱۴۰ - ۴۴)

یہ ہے ان کے مذہب کی اصل تصویر ۔ جسے انہوں نے اپنی لفاضی سے رنگین کیا اور جسے ان کے علماء نے تشکیل دیا ۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانی اس " نفرت " کے مسلمانوں کی صفوں میں پناہ ڈھونڈتے ہیں اور پھر انہیں " اسلامی طریقے " سے دھوکہ دیتے ہیں ۔

یہ لوگ انڈیا اور پاکستان کے سوا دوسرے اسلامی ممالک میں مسلم ائمہ کے پیچھے نمازیں ادا کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں ۔ ان کے اس عمل سے بہت سے مسلم لوگ غلطی سے انہیں مسلمان سمجھ بیٹھتے ہیں ۔ ان کے اصل اور مذموم مقاصد ان کے نبوت کے دعووں کی تردید کرتے ہیں ۔ ان کے مشہور علماء کا عمل اور ان کے تحریری بیانات ' مسلمانوں کے ساتھ مشابہت کے عام منافقانہ مظاہروں سے بری طرح متصادم ہیں کیونکہ ان کے بڑے ' ایسے تمام لوگوں سے تعلق قطع کرتے ہیں جو غلام احمد کو نہیں مانتے ۔ اسی لئے بقول ان کے " کافر ائمہ " اور " کفار " کے ساتھ ادا کی گئی نمازیں تمام پابندیوں سے آزاد ہیں کیونکہ ان کا یہ عمل ان کے ایمان کی اصل روح کی خلاف ورزی کرتا ہے ۔ عوام میں ان لوگوں کی یہ ریا کاری ایک " پاکباز دھوکہ " اور یہ " دھوکہ " منافقت اور مصلحت کوشی کے جذبات سے مزین ہوتا ہے ۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کے ساتھ ادا کی گئی نمازیں داغدار ہوتی ہیں جنہیں واپس گھر جا کر دوبارہ ادا کرنے سے پھر " بے داغ " بنایا جاتا ہے ۔ یقیناً قادیانی اس معاملے میں ہندوؤں کے " نظام ذات پات " کو بھی مات دے گئے ہیں ۔ اسی لئے تو قادیانی متنبی کہتا ہے کہ — " میرا دین یقیناً اس بات کا دعوے دار ہے کہ غیر قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا تمہارے لئے جائز نہیں ۔ خواہ کوئی شخص کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اور لوگ اس کی کتنی ہی تعریف کیوں نہ کرتے ہوں تمہارے لئے قطعاً جائز نہیں تم ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرو کیونکہ یہی حکم خداوندی ہے اور یہی اس کا نصب العین ۔ اور سن لو ! اس بات میں شک کرنے والے جھوٹے ہیں ۔ در اصل اللہ تم میں اور ان (کافروں) میں فرق رکھنا چاہتا ہے " (الحکم ۔ ۱۰ ۔ دسمبر ۱۹۰۴ء)

یہ جھوٹا نبی اپنے ایک اور کتابچے میں یوں لکھتا ہے کہ ————

" اصل میں اللہ تعالی نے مجھے مطلع کیا ہے کہ تمہارے لئے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز نہیں جو مجھ (یعنی میں غلام احمد) پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ اس لئے تم پر فرض ہے کہ تم صرف اپنے ائمہ کے پیچھے ہی نماز ادا کرو۔ اور یہ بات حدیث کے مطابق بھی ہے کہ

تم ہی میں سے ایک شخص تمہارا امام ہونا چاہئے " ——— یا دوسرے الفاظ میں کہ جب مسیح موعود (یعنی میں غلام احمد) آچکے ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ دوسرے تمام گروہ چھوڑ دو اور حضرت مسیح کو اپنا امام بنالو۔ پس تم ویسا ہی کرو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ کیا تم پسند کروگے کہ تمہارے نیک اعمال تمہاری لا پرواہی سے ضائع ہو جائیں " (اربعین ص ۳۴ - ۳۵)

یہ تمام الفاظ ایک منہ زور گھوڑے کے ادا کئے ہوئے ہیں۔ آیئے اب اس کے بیٹے کی بے ساختگی دیکھتے ہیں۔ " تم میں سے کسی کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ غیر قادیانی کے پیچھے نماز ادا کرے۔ لوگ ہم سے بار بار پوچھتے ہیں کہ کیا غیر قادیانیوں کے پیچھے نماز جائز ہے ؟ تو میں کہتا ہوں اور کہتا رہوں گا کہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے ' نہیں ہے ' نہیں ہے ' " (انوار خلافت ص ۸۹)

ان کے ایمان کے اس پہلو پر اتنی تاکید سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں مسلمانوں کے لئے نفرت مچل رہی ہے اور اس سلسلے میں وہ لاشعوری طور پر بھی اپنے لوگوں کو مسلمانوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ وہ اسی صورت میں نماز ادا کرسکتے ہیں کہ جب علم ہو جائے کہ امام واقعی " قادیانی ہے " ۔ منظور قادیانی اس بات کی یوں وضاحت کرتا ہے ———" ایک شخص نے حضرت غلام احمد سے پوچھا " کیا کسی شخص کے لئے ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے جس کے عقائد سے وہ ناواقف ہو ؟ ——— تو آپ نے فرمایا ——— " نہیں " ——— یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ جب امام کے عقیدے کا پتہ ہو۔ اگر وہ میری نبوت پر ایمان رکھتا ہے تو نماز ادا کرنا جائز وگرنہ بالکل ناجائز ہے۔ اور اگر وہ شخص نہ میری نبوت کا اقرار ہی کرتا ہے اور نہ ہی انکار تو پھر بھی

اس کے پیچھے نماز نہ ادا کرو کیونکہ ایسا شخص ایک منافق انسان ہوتا ہے۔" (ملفوظات احمدیہ۔ ج ۴۔ ص ۱۴۶)

دوسرے خلیفہ قادیان، غلام احمد کے بیٹے محمود احمد کے یہ الفاظ، جو اس نے حج کی تفصیل بتاتے ہوئے کہے، مسلمانوں کی مسجدوں اور ان کے ائمہ کرام کے پیچھے نمازوں کی ادائیگی کی حقیقت آشکار کرتے ہیں ——

" ۱۹۱۲ء میں، میں مصر گیا تو وہاں سے میں حج کے لئے روانہ ہوا۔ جدہ میں مجھے میرے نانا جان ملے۔ وہاں سے ہم دونوں مکہ آئے۔ پہلے دن، دوران طواف کعبہ، موذن نے ازان دی تو میں نے چپکے سے کعبہ سے باہر آنے کا ارادہ کیا لیکن باہر جانے والے تمام راستے ہجوم کی وجہ سے بھرے پڑے تھے اور باہر جانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ اسی اثنا میں نماز شروع ہوگئی۔ میرے نانا جان نے مجھ سے کہا کہ آؤ نماز ادا کریں۔ اور میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم نماز پڑھ کر واپس گھر آئے تو ہم نے کہا کہ ہمیں "غیر ادا" نماز دوبارہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ غیر قادیانی کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی۔ پس ہم نے دوبارہ نماز ادا کی۔ اسی طرح ہم نے کئی نمازیں ادا کیں۔ بعض اوقات ہم خود نماز میں دیر کردیتے ہیں اور جب ان غیر قادیانیوں کی نماز ختم ہو جاتی تو ہم نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اپنے "ہم مسلک" ساتھیوں کے ساتھ نماز ادا کرتے۔ بعض اوقات مسلمان بھی ہماری جماعت میں آکر مل جاتے اور نماز ادا کرلیتے کیونکہ وہ ہمارے فرقے سے بے خبر ہوتے تھی —— واپسی پر ہم میں ایک نے خلیفہ اول نور الدین سے پوچھا کہ ایک غیر قادیانی امام کی صورت میں ایک قادیانی کو کیا کرنا چاہئے تو خلیفہ نے فرمایا کہ "اگر کسی مصلحت کے تحت نماز ادا کی جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن پھر اس نماز کو دوبارہ گھر آکر ادا کرنا لازمی ہے" (آئینہ صداقت۔ ص ۹۱)

ان کے یہ بیانات اس حقیقت کی دلیل ہیں کہ جب کبھی وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ان کا مقصد صرف مسلمانوں کی تباہی ہوتا ہے نہ کہ اسلامی زہد کا پر خلوص اظہار۔ تاہم یہ ان کی آخری حد نہیں۔ یہ لوگ ایسے احکامات کے پابند ہیں کہ مسلمانوں

سے ہر قسم کا تعلق ختم کیا جائے ۔ انہیں دی گئی ہدایت کے مطابق نہ تو مسلمانوں کے اجتماعات میں شرکت کی جائے اور نہ ہی ان کی تعزیت کی جائے ۔ اس ہدایت سے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے مسلمان تو گنہگار ہیں جبکہ قادیانی بیحد متقی اور پرہیز گار ہیں ۔ ظاہر ہے کہ ان کا اتحاد کبھی بھی ممکن نہیں اور اسی بات کو قادیانی متبنی یوں بیان کرتا ہے کہ " غیر احمدیوں سے ہم نے از خود تعلقات قطع نہیں کئے بلکہ یہ تو حکم خدا وندی ہے ۔ ویسے بھی ان کو اپنے ساتھ شامل کرنا ایسا ہی ہے جیسے عمدہ اور تازہ دودہ میں خراب اور سڑا ہوا دودھ ملا دیا جائے ۔ بہر حال ہم ان سے کسی قسم کے تعلقات استوار کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے " (تشحیذ الاذہان جلد ۴ ۔ ص ۸)

ایک اور جگہ وہ اپنے لوگوں کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ——

" میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ مسلمانوں کی شادی کی تقاریب میں شرکت نہ کرو ' اور اسی طرح ان کی میتوں پر نماز جنازہ بھی نہ ادا کرو کیونکہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ۔ مختصر یہ کہ جب ہم نے ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کر لیا ہے تو کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم ان کی نماز جنازہ ادا کرتے پھریں " کلام الامام ۔ الفضل ۱۸ ۔ جون ۱۹۱۶ ء)

مسلمانوں سے مکمل علیحدہ ہونے کے بعد ان کی سوچ مسلمانوں کے بچوں کے لئے بھی معاندانہ ہے کیونکہ ان کے خیال میں بچوں میں باپ کی خصلتیں ہوتی ہیں لہٰذا وہ بھی قادیانیت سے باہر ہیں ——

" جب ہم میں سے ایک نے خلیفہ دوم سے دریافت کیا کہ کیا مسلمانوں کے بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے کیونکہ وہ معصوم ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے تو قادیانی مذہب قبول کر لیتے ؟ تو آپ کا جواب تھا کہ خواہ وہ معصوم ہی ہیں لیکن نماز ان کی بھی نہیں ادا کی جاسکتی کیونکہ ان کی مثال ان عیسائی بچوں کی مانند ہے جو اگرچہ معصوم ہوتے ہیں لیکن نماز جنازہ ان کی بھی ادا نہیں کی جاتی ——

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا غیر احمدی بچوں کی نماز جنازہ ادا کرنا ہمارے لئے جائز ہے تو میں کہتا ہوں کہ نہیں ۔ یہ اسی طرح ناجائز ہے جس طرح ہندوؤں اور عیسائیوں کے

بچوں کے لئے ہے کیونکہ ہر بچے کا مذہب وہی ہوتا ہے جو اس کے والدین اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں " (الفضل ۲۳ - اکتوبر ۱۹۲۲ء)

یہ ہے مسلمان بچوں کے متعلق ان کی رائے - سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان ان کے لئے نماز جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں ؟ تو جواب یہ ہے کہ یقیناً بالکل نہیں - کیونکہ مسلمان کافروں کے لئے دعا کرنا جائز نہیں سمجھتے کجا یہ کہ نماز ادا کی جائے - لہذا یہ کیسے ممکن ہے وہ ان کے لئے نماز ادا کریں جو کافروں سے بھی بڑھ کر کافر ہیں - (جاری ہے)